۲۶۰۶-۷۷

۴۴/۳/۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت اقدس حضرات مفتیان کرام جامعہ زید مجدہم!

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ حضرات بخیر وعافیت ہوں گے، دیگر یہ کہ آج کل پورے عالم میں خرید وفروخت کی جدید شکلیں پیدا ہو رہی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ آپس میں

1. Facebook
2. Twitter
3. Instagram
4. Youtube
5. TikTok
6. Games

وغیرہ کے Account یا Pages کی خرید وفروخت کرتے ہیں۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ شرعاً اس قسم کی خرید وفروخت جائز ہے یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔

بندہ محمد عارف رنگونی و محمد طاہر عفی عنہما

دارالافتاء جامعۃ الکوثر الاسلامیۃ

میتنی، مانڈلے، میانمار

۷/۳/۱۴۴۴ھ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات سوال کو مزید واضح کریں تاکہ جواب تحریر کرنے اور اسے سمجھنے میں آسانی ہو اور پڑھنے والے بھی استفادہ کر سکیں۔

خاص طور پر Accounts یا Pages کی خرید وفروخت کی تفصیل مطلوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت حضرات مفتیان کرام دامت برکاتہم العالیہ !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ حضرات بخیروعافیت ہوں گے، دیگر یہ ہے کہ آپ حضرات نے Accountیا Pageکی خرید وفروخت کی تفصیل طلب کی ہے اس بارے میں ہماری معلومات کے مطابق یہ ہے کہ اکثر Accountیا Page کی خرید وفروخت درج ذیل باتوں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔

- Flowersیا Friendsکازیادہ ہونا۔
- Likesکازیادہ ہونا۔
- گیم اکاؤنٹ میں لیول یا کوائن یا سکہ کازیادہ ہونا۔

جزاکم اللہ تعالی خیرا

بندہ محمد عارف رنگونی ومحمد طاہر عفی عنہما

دارالافتاء جامعۃ الکوثر الاسلامیۃ

میتنی، مانڈلے، میانمار

۱۴۴۴/۶/۱۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

سوال میں ذکر کردہ اکاؤنٹس کو سہولت کی غرض سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ سوشل میڈیا اکاؤنٹس

۲۔ گیم اکاؤنٹ

۱۔ سوشل میڈیا اکاؤنٹس یا پیج (Page) درحقیقت کسی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اپنا اکاؤنٹ بنا کر لوگوں سے رابطہ میں رہنے یا کاروبار کرنے کی اجازت پر مشتمل [redacted] ایک عقد ہے۔ اصلاً یہ ایک حق ہے جو ان پلیٹ فارم کے مالکان کی طرف سے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ پھر سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو بنیادی طور تین طرح کے اکاؤنٹس میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ شخصی اکاؤنٹ جیسے کسی کا اپنے نام سے ذاتی اکاؤنٹ

۲۔ کاروبار سے مسلک اکاؤنٹ، جیسے آن لائن کاروبار کے اکاؤنٹس یا عام کاروبار کے اکاؤنٹس

۳۔ مفید معلومات، تحقیقات یا خبروں وغیرہ پر مشتمل اکاؤنٹس

ان سب کا حکم درجہ ذیل ہے:

(۱)۔ جہاں تک شخصی اکاؤنٹ کا تعلق ہے تو ابھی تک لوگوں کے عرف میں اس کو مال تصو نہیں کیا جاتا، اگرچہ قانوناً اس کی اتنی حیثیت ضرور ہے کہ کسی کا اکاؤنٹ "ہیک (Hack)" کرنا قانوناً جرم ہے۔ نیز ایسے اکاؤنٹس کی خرید و فروخت دو حال سے خالی نہیں، اکاؤنٹ کو خریدنے والا اسی پرانے نام کو استعمال کرے گا، ایسی صورت میں یہ دھوکہ دہی کے زمرے میں آئے گا، اور اگر خریدنے والا پہلے اکاؤنٹ ہولڈر کا نام بدل دے اور اپنے نام سے اس اکاؤنٹ کو چلائے، تو یہاں بنیادی مقصد فالوورز (Followers) اور لائکس (Likes) کو خریدنا ہوتا ہے نہ کہ اکاؤنٹس کو، جیسا کہ سوال سے بھی واضح ہے۔ جبکہ فالوورز اور لائکس مال نہیں۔ لہٰذا ایسے شخصی اکاؤنٹس کی خرید و فروخت درست معلوم نہیں ہوتی۔

(۲)۔ کاروباری اکاؤنٹس کاروبار کے تابع ہو کر خریدے اور بیچے جاسکتے ہیں، یعنی اکاؤنٹ کی وجہ سے کاروبار کی قیمت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے، چاہے اصلاً وہ کاروبار ہی سوشل میڈیا اکاؤنٹ کے ذریعہ آن لائن کاروبار کے طور پر موجود ہو یا کسی عام کاروبار کا سوشل میڈیا اکاؤنٹ ہو۔

دار الافتاء

(۳)۔ یہی حکم خبروں اور جائز و مفید معلومات اور تحقیقات وغیرہ پر مبنی اکاؤنٹس کا بھی ہو گا، کیونکہ یہاں اصل میں وہ مواد بیچا جارہا ہے جو عوام الناس کے فائدے کے لیے محنت و مشقت سے جمع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ مواد بہر حال مال ہے، جیسے اخبار اور کتاب مال ہیں، یہاں بھی مواد اصل اور اکاؤنٹ اس کے تابع ہو گا۔

جن سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی خرید و فروخت کی گنجائش کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان میں مزید درجِ ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے:

- سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے کیے گئے معاہدہ کی روشنی میں ان اکاؤنٹس کی خرید و فروخت کی اجازت ہو
- ملکی قوانین کے مطابق ان کی خرید و فروخت ممنوع نہ ہو
- معلومات وغیرہ پر مشتمل اکاؤنٹ یا پیج کسی ایسے مواد پر مشتمل ہو جو فائدے سے خالی نہ ہو اور اس سے حلال نفع اٹھانا ممکن ہو، مثلاً تحقیقی مضامین، صحیح معلومات پر مشتمل خبریں، ایسا اکاؤنٹ جو کسی فائدے سے خالی ہو یا خلافِ شرع چیزوں پر مشتمل ہو، اس کا بیچنا یا خریدنا درست نہیں۔

۲۔ جہاں تک گیم اکاؤنٹ کی خرید و فروخت کا تعلق ہے تو جیسا کہ آپ کے سوال سے بھی واضح ہے کہ ان کی خرید و فروخت عام طور پر اس میں حاصل کیے گئے کوائن (Coin) کے لیے ہوتی ہے، اصل مقصود اسی کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ جبکہ گیم کے اندر حاصل کیے گئے سکے شرعاً مال نہیں۔ نیز یہ کہ اکثر ایسی گیم میں یہ ہارنے والے کے سکے جیتنے والے کو دے دیے جاتے ہیں، اور بعض اوقات یہ سکے باقاعدہ پیسوں کے بدلے خریدے جاتے ہیں، یہ صورتِ حال گیم کو قمار کے مشابہ کر دیتی ہے، جو شرعاً ممنوع ہے۔ لہٰذا ایسی گیم کھیلنے سے جو شرعی خرابیوں پر مشتمل ہو اور ایسی گیم کے اکاؤنٹس کی خرید و فروخت سے اجتناب ضروی ہے۔

اور بالفرض نہ سکوں کی خرید و فروخت مطلوب ہو نہ اس گیم میں سکوں کا کوئی استعمال ہو، بلکہ لوگوں کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کر دیا گیا ہو، اور گیم شرعی خرابیوں (مثلاً میوزک، نامحرم کی تصاویر وغیرہ) سے پاک کسی ایسے فائدہ پر مشتمل ہو جو شرعاً بھی معتبر ہو، اور اس کو شرعی حدود میں رہ کر اس طرح کھیلا جائے کہ اس میں حد درجہ انہماک نہ ہو جو فرائض و واجبات میں کوتاہی کا سبب بنے، مثلاً ذہنی آزمائش کی گیم، کسی جائز فن میں مہارت حاصل کرنے کے لیے بنائی گئی گیم، ایسی گیم اگرچہ کھیلنا تو فی نفسہ جائز ہے، لیکن اس کے اکاؤنٹ کی خرید و فروخت پھر بھی جائز نہیں، کیونکہ عموماً اس کھیل میں شرکت براہِ راست اپنا اکاؤنٹ بنا کر بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس سے کوئی نیا فائدہ حاصل نہیں ہوا۔

(جاری ہے)

دار الافتاء

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 501)

الْمُرَادُ بِالْمَالِ مَا يَمِيلُ إلَيْهِ الطَّبْعُ وَيُمْكِنُ ادِّخَارُهُ لِوَقْتِ الْحَاجَةِ، وَالْمَالِيَّةُ تَثْبُتُ بِتَمَوُّلِ النَّاسِ كَافَّةً أَوْ بَعْضِهِمْ، وَالتَّقَوُّمُ يَثْبُتُ بِهَا وَبِإِبَاحَةِ الِانْتِفَاعِ بِهِ شَرْعًا؛ فَمَا يُبَاحُ بِلَا تَمَوُّلٍ لَا يَكُونُ مَالًا كَحَبَّةِ حِنْطَةٍ وَمَا يُتَمَوَّلُ بِلَا إبَاحَةِ انْتِفَاعٍ لَا يَكُونُ مُتَقَوِّمًا كَالْخَمْرِ، وَإِذَا عُدِمَ الْأَمْرَانِ لَمْ يَثْبُتْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا كَالدَّمِ.

وقال شيخنا المفتي محمد تقى العثماني في فقه البيوع(١/٢٨)....والمراد من قولهم "مايميل اليه الطبع" في تعريف المال، أن يكون منتفعا به، فما لا ينتفع به ليس مالا الخ

الفتاوى الهندية (3/ 3)

ومنها الفائدة، فبيع ما لا فائدة فيه وشراؤه فاسد.

والله سبحانه وتعالیٰ اعلم

بنده

محمد معاذ اشرف عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١٦/ ٨/ ١٤٤٤ھ

8/3/ ٢٠٢٣ش

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

١٦/ ٨/ ١٤٤٤ھ

8/3/ ٢٠٢٣ش

الجواب صحیح

حسان احمد عفی عنہ

١٦/ ٨/ ١٤٤٤ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف

١٦-٨-١٤٤٤ھ

الجواب صحیح

عبدالمنان

١٦/ ٨/ ٤٤ھ